



سوال

(521) حج کی سعی طواف اضافہ سے پہلے کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا حاجی کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ حج کی سعی، طوافِ افاضہ سے پہلے کر لے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر حاجی مفرد یا قارن ہو تو اس کے لیے حج کی سعی طوافِ افاضہ سے پہلے جائز ہے اسے وہ طوافِ قدوم کے بعد کر سکتا ہے، جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا تھا، جو قربانی کے جانور لپٹنے ساتھ لائے تھے۔ اگر حاجی متمتع ہو تو اس پر دو سعی لازم ہیں: پہلی سعی مکہ مکرمہ میں آمد کے وقت اور یہ عمر سے کی سعی ہوتی ہے، چنانچہ عمر سے کے لیے وہ طواف اور سعی، کر کے بال کٹوانا ہے اور اس کی دوسری سعی حج کے لیے ہوتی ہے اور افضل ہے کہ یہ سعی طوافِ افاضہ کے بعد ہو کیونکہ اصولاً سعی طواف کے بعد ہوتی ہے، تاہم اگر وہ اسے طواف سے پہلے کرے، تو راجح قول کے مطابق پھر بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب یہ سوال کیا گیا کہ میں نے طواف سے پہلے سعی کر لی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

«لَا حَرَجَ» (صحیح البخاری، الحج، باب اذاری بعد المسی، ج: ۳۳، اوصحیح مسلم، الحج، باب جواز تقدیم الذبح علی الرمی، ج: ۱۳۰۶، وسنن ابی داؤد، المناسک باب فی من قدم شینا... ج: ۲۰۱۵ واللفظ لہ)

”کوئی حرج نہیں۔“

حاجی کو عید کے دن ترتیب کے ساتھ یہ پانچ کام کرنے ہوتے ہیں: (۱) حمرہ عقبہ کی رمی (۲) قربانی (۳) بالوں کو منڈوانا یا کٹوانا (۴) بیست اللہ کا طواف (۵) صفا و مروہ کی سعی۔ اگر کوئی حاجی قارن یا مفرد ہو اور اس نے طوافِ قدوم کے بعد سعی کر لی ہو تو پھر اس پر دوبارہ سعی واجب نہیں ہے۔ افضل یہ ہے کہ مذکورہ بالا پانچوں کام ترتیب کے ساتھ کیے جائیں اور اگر ان میں سے بعض کو خصوصاً بوقتِ ضرورت آگے پیچھے کر لیا جائے، تو کوئی حرج نہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے رحمت اور آسانی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 447

محدث فتویٰ